بسم اللہ الرحمن الرحیم

علانیہ گناہ کی توبہ اکیلے میں کی تو کیا حکم ہے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

اگر کوئی شخص اپنے علانیہ گناہ سے توبہ صرف اکیلے میں کرے اور علانیہ توبہ نہ کرے، تو کیا حکم ہے؟

جواب

اگر کوئی شخص اپنے علانیہ گناہ سے صرف اکیلے میں توبہ کرلے اور علانیہ توبہ نہ کرے، تو ظاہری اعتبار سے ایسے شخص کے متعلق یہی سمجھا جائے گا کہ اس نے توبہ نہیں کی ہے نیز مخلوق کے اعتبار سے اس کا حکم توبہ کرنے سے پہلے والا ہی رہے گا۔

فتاوی رضویہ میں ہے: "تحقیقِ حق یہ ہے کہ وہ گناہ جو خلق پر بھی ظاہر ہو، جس طرح خود اس کے لیے دو تعلق ہیں، ایک بندے اور خدا میں کہ اللہ عزوجل کی نافرمانی کی، اس کا ثمرہ حق جل وعلا کی معاذ اللہ ناراضی، اس کے عذابِ منقطع یا ابدی کا استحقاق۔ دوسرا بندے اور خلق (یعنی مخلوق) میں کہ مسلمانوں کے نزدیک وہ آثم وظالم یا گمراہ، کافر بحسبِ حیثیتِ گناہ، ٹھہرے اور اس کے لائق سلام وکلام و تعظیم واکرام واقتدائے نماز وغیرہا امور ومعاملات میں اس کے ساتھ اُنہیں برتاؤ کرنا ہو، یونہیں اس سے توبہ کے لیے بھی دو رُخ ہیں، ایک جانبِ خدا، اس کا رکنِ اعظم، بصدقِ دل اُس گناہ سے ندامت ہے۔۔۔ یعنی وہی سچی صادقہ ندامت کہ بقیہ ارکانِ توبہ کو خود مستلزم ہے، اُسی کا نام توبۃ السر ہے۔ دوسرا جانبِ خلق کہ جس طرح اُن پر گناہ ظاہر ہوا اور اُن کے قلوب میں اُس کی طرف سے کشیدگی پیدا ہوئی اور معاملات میں اس کے ساتھ اس کے گناہ لائق اُنہیں احکام دیئے گئے، اُسی طرح ان پر اس کی توبہ ورجوع ظاہر ہو کہ ان کے دل اس سے صاف ہوں اور احکام حالتِ براءت کی طرف مراجعت کریں، یہ توبۂ اعلانیہ ہے۔ توبۂ سر سے تو کوئی گناہ خالی نہیں ہو سکتا اور گناہ علانیہ کے لیے شرع نے توبۂ علانیہ کا حکم دیا ہے۔۔۔ جن جن لوگوں کے سامنے گناہ کیا ہے ان سب کے مواجدہ میں توبہ کرے مگر یہ کثرت مجمع کی حالت میں مطلقاً اور بعض صورتیں ویسے بھی حرج سے خالی نہیں اور حرج مدفوع بالنص ہے تاہم اس قدر ضرور چاہیے کہ مجمع توبہ مجمع گناہ کے مشابہ ہو۔۔۔ ملخصاً" (فتاوی رضویہ، ج 21، ص 141۔142، 145، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا سید مسعود علی عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-2422

تاریخ اجراء: 27 صفر المظفر 1447ھ/22 اگست 2025ء